بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورت کا مرد کی اقتدا میں نماز پڑھنا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا عورت مرد کے پیچھے نماز پڑھ سکتی ہے؟

جواب

سوال کے جواب سے پہلے یہ جان لیں کہ عورتوں کے لیے مساجد یا کسی بیرونی جگہ پر جماعت میں شرکت کے لیے جانے کی شرعاً اجازت نہیں، البتہ گھر کے اندر عورتوں کے لیے مرد امام کے پیچھے نماز پڑھنے کی درج ذیل صورتیں ہیں:

(1) اگر گھر میں جماعت کروانے والے مرد کے پیچھے تمام عورتیں اس کی محارم یا بیوی ہو، تو ان کا اس مرد کے پیچھے نماز پڑھنا، جائز ہے۔

(2) اگر مقتدی عورتوں میں بعض امام کی محارم ہوں اور بعض اجنبیہ ہوں، تب بھی چند شرائط وقیود (مثلاً پردے کا مکمل اہتمام ہو اور فتنہ کا اندیشہ نہ ہو وغیرہ) کے ساتھ اس کی گنجائش ہے۔

(3) لیکن اگر امام کے پیچھے تمام عورتیں ہی اجنبیہ (غیر محرم) ہوں اور ان میں کوئی ایک بھی محرم یا اس کی بیوی نہ ہو، تو ایسی صورت میں مرد کا ان کی امامت کرنا، جائز نہیں ہے۔

تاہم یہ یاد رہے کہ مردوں پر مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اور بلا عذرِ شرعی مسجد کی جماعت ترک کر دینا گناہ ہے۔ لہٰذا کسی مرد کے لیے ایسا کرنا ہرگز جائز نہیں کہ وہ مسجد کی جماعت ترک کر دے اور یوں الگ سے گھر میں عورتوں کی امامت کروائے۔ ہاں! اگر کبھی کسی عذرِ شرعی کی وجہ سے مسجد کی جماعت رہ جائے، تو مذکورہ بالا تفصیل کے مطابق گھر میں عورتوں کو ساتھ ملا کر جماعت کا اہتمام کیا جا سکتا ہے۔

عورتوں کے لیے مسجد میں جانے کی ممانعت کے متعلق حدیثِ مبارک میں ہے: ”عن عائشة رضي اللہ عنها قالت: لو ادرک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ما احدث النساء لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل“ **ترجمہ:** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، جو چیزیں عورتوں نے اب شروع کر دی ہیں، اگر حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسے ملاحظہ فرماتے، تو ضرور اُنہیں مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے، جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا۔ (صحیح البخاری، جلد 1، صفحہ 173، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

علامہ علی قاری حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1014ھ/1605ء) لکھتے ہیں : ”ولما حدثت الفتن لهن وبهن منعهن العلماء من ذلك، ولقد قالت عائشة: لو علم النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ما أحدث النساء بعده لمنعهن المساجد كما منعت نساء بني إسرائيل“ **ترجمہ : جب عورتوں کے لیے اور ان کے سبب سے فتنے پیدا ہو گئے، تو علماء نے انہیں مساجد میں جانے سے منع کر دیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا : ”اگر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ دیکھ لیتے جو عورتوں نے آپ کے بعد اب شروع کر دی ہیں، تو وہ انہیں مساجد سے ضرور منع فرما دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔**

(مرقاۃ المفاتیح، جلد2، صفحہ 283، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

عورتوں کا مرد کی اقتداء میں نماز پڑھنے کی جائز و ناجائز صورتوں کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے : ”(ويكره حضورهن الجماعة) ولو لجمعة وعيد ووعظ (مطلقا) ولو عجوزا ليلا (على المذهب) المفتي به لفساد الزمان۔۔۔ (كما تكره إمامة الرجل لهن في بيت ليس معهن رجل غيره ولا محرم منه) كأخته (أو زوجته أو أمته، أما إذا كان معهن واحد ممن ذكر۔۔۔ لا) يكره“ **ترجمہ : عورتوں کا جماعت میں حاضر ہونا مطلقاً مکروہ ہے، خواہ وہ جمعہ، عید یا وعظ کی مجالس ہی کیوں نہ ہوں اور خواہ وہ بوڑھی عورتیں ہوں اور رات کی تاریکی کا وقت ہی کیوں نہ ہو، زمانے کے فساد کے پیشِ نظر اسی مذہب پر فتویٰ ہے۔ اسی طرح کسی مرد کا گھر میں صرف عورتوں کی امامت کروانا مکروہ ہے جبکہ ان عورتوں کے ہمراہ کوئی اور مرد یا امام کی کوئی محرم عورت، جیسے اس کی بہن یا اس کی بیوی یا باندی موجود نہ ہو، البتہ اگر ان عورتوں کے ساتھ مذکورہ افراد میں سے کوئی ایک بھی موجود ہو، تو پھر امامت کروانا مکروہ نہیں ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، صفحہ 77-78، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں : ”عورتوں کو کسی نماز میں جماعت کی حاضری جائز نہیں، دن کی نماز ہو یا رات کی، جمعہ ہو یا عیدین، خواہ وہ جوان ہوں یا بڑھیاں ۔۔۔ جس گھر میں عورتیں ہی عورتیں ہوں، اس میں مرد کو ان کی امامت ناجائز ہے، ہاں اگر ان عورتوں میں اس کی نسبی محارم ہوں یا بی بی یا وہاں کوئی مرد بھی ہو، تو ناجائز نہیں۔“ (بہارِ شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ 584، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مرد کے لیے جماعت میں شرکت کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و الہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ”من سمع النداء ولم ياته فلا صلوة له الا من عذر“ **ترجمہ : جس نے اذان سنی اور نماز کے لئے حاضر نہ ہو، تو اس کی نماز ہی نہیں مگر یہ کہ کوئی عذر ہو۔ (سنن ابن ماجہ، جلد1، حدیث 793، صفحہ 260، مطبوعہ دار احیاء الکتب العربیۃ)**

ہر عاقل، بالغ مسلمان پر مسجد کی جماعت اُولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنا واجب ہے اور بلا عذر شرعی جماعت کا ترک گناہ ہے، فتاوی عالمگیری میں ہے : ”تجب على الرجال العقلاء البالغين الأحرار القادرين على الصلاة بالجماعة من غير حرج“ **ترجمہ : جماعت عاقل بالغ آزاد مرد جو بغیر حرج کے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے پر قادر ہوں، واجب ہے۔ (الفتاوی الھندیہ، کتاب الصلاۃ، جلد 01، صفحہ 82، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)**

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-090

تاریخ اجراء: 04ربیع الثانی1448ھ/17ستمبر2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net